مرثیہ ۱۵

زہرا کے مرقع کو مٹایا جو قضا نے — اور خون سے تصویر بھری اہلِ جفا نے
مرنے پہ کمر باندھی شہِ عقدہ کشا نے (۱) مظلوم کو نرغے میں لیا رنج و بلا نے
فرمایا لبِ خشک سے مشغولِ دعا ہو
ارشاد کیا سر سے کہ امت پہ فدا ہو

یہ کہتے تھے اور تیغوں کے سائے میں کھڑے تھے — تھے گرد وہ جلاد جو اکبر سے لڑے تھے
محتاجِ کفن خاک پہ سب چھوٹے بڑے تھے (۲) زینب بھی فراموش تھی دکھ ایسے سہے تھے
اک بات مگر شہ کو نہ بھولی تو وہ کیا تھی
یہ مغفرتِ امتِ عاصی کی دعا تھی

اس درجہ بہا زیں پہ خونِ شہِ والا — جو خانۂ زیں بھر کے بنا خون کا تھالا
اک تیر کسی زخم سے گر شہ نے نکالا (۳) اس زخم میں پیوستہ ہوا بھالے پہ بھالا
خوں بہنے سے کم زور سوا ہو گئے حضرت
اور پیٹھ سے گھوڑے کی جدا ہو گئے حضرت

www.emarsiya.com

شہ گر کے ہوئے غش تو اٹھا غل یہ دوبارا — ہے ہے مرا بچہ مرا پیاسا مرا پیارا
یاں عالمِ غش تھا کہ ادھر شمر پکارا (۴) لو کھولو گریباں میں گلا کاٹوں تمہارا
دامن شہِ لولاک کے جامے کا سنبھالو
سینے سے کئے پیچ عمامے کے اٹھا لو

زہرا نے صدا دی کہ تجھے کچھ بھی حیا ہے — او ظالمِ بے رحم ترحم کی یہ جا ہے
باقی مرے مظلوم کی اب مرنے میں کیا ہے (۵) لو بھر گئی ہے کان کی منکا بھی ڈھلا ہے
سینے میں غضب نیزہ لگا ابنِ انس کا
بچتا تو مرا مر گیا سر کاٹتے کس کا

یہ سن کے ہوا طیش سوا شمرِ لعیں کا — سر کاٹنے آیا وہ شہِ عرش نشیں کا
کیوں کر کہوں اس وقت کا تھرانا زمیں کا (۶) جب کھولا پئے ذبح گریباں شہِ دیں کا
جلاد تو تھا سینۂ شاہِ شہدا پر
شہ لوٹتے تھے سینۂ محبوبِ خدا پر

www.emarsiya.com

خنجر کھینچ کے قاتل نے رکھا حلق پہ خنجر ۴۵۰ اور سب ملک و حور پکارے یہ تڑپ کر
کیا قہر و غضب کرتا ہے او شمر ستمگر (۷) یہ حیدر و زہرا یہ حسن ہیں یہ پیمبر
سب خلق رکھے حلق پہ خنجر کے تلے ہیں
یہ حلق نہیں ہیں ارے یہ پانچ گلے ہیں

چلاتے ہیں حور و ملک پیٹ کے سر کو اور ذبح کیا شمر نے زہراؔ کے پسر کو
فضہ نے خبر دی حرم خستہ جگر کو (۸) لو قتل خوزادہ ہوا میں جاؤں کدھر کو
سیدانیوں دنیا سے تمہارا گیا وارث
رونے کو چلو لاش پہ مارا گیا وارث

زینب نے کہا ہائے اخی وائے حسینا سیدانیوں کو لے کے چلی رن کو وہ دکھیا
اس غول میں فریاد سکینہ کی تھی یہ بیدا (۹) ہے ہے مرے بابا مرے بابا مرے بابا
مقتل پہ فلک لایا جو ناموس نبیؐ کو
حلقے میں لیا لاش حسینؑ ابن علیؑ کو

اس حلقے میں زینب کو یہ بابا نے سنایا [illegible] میری اب لب پہ دم آیا
ہے خواب میں زہراؔ نے دلہن مجھے بنایا (۱۰) سر گوندھا میرا آنکھوں میں سرمہ بھی لگایا
خاتون قیامت کا بڑا مجھکو ادب ہے
سر ہاتھ سے اپنا جو میں کھولوں تو غضب ہے

تم دختر زہراؔ ہو مجھے بیوہ بنا دو سر کھول دو اور خاک مرے منہ پہ لگا دو
بی بی میری ننھے بھائی کے لاشے پہ چڑھا دو (۱۱) اور بین مجھے اپنے گھرانے کے بتا دو
وہ بولی بجا ہوش نہیں بھائی کے غم سے
جو تم سے بن آئے سو کرو پوچھو نہ ہم سے

اک دن میں قضا کھا گئی بھابھی ترے گھر کو اب سر کو میں کھولوں گی تو کب کھولوں گی سر کو
کیا روؤں میں مظلوم تو زہراؔ کے پسر کو (۱۲) پھر منہ پہ ملا خون نے شہ جن و بشر کو
چلاؤں کدھر جاؤں میں فریاد کو بھائی
نے داد کو کوئی ہے نہ امداد کو بھائی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

پہنچا مرے نانا کی نشانی مرے بھائی ہے ہے نہ ملا نزع میں پانی مرے بھائی
پہنچا مرے ماں باپ کے جانی مرے بھائی (۱۳) کس قہر کی تھی تشنہ دہانی مرے بھائی
بہنوں کی طرف سے تو ہراساں سدھارے
اولاد کی جانب سے پر ارمان سدھارے

آئی ہوئی مہندی علی اکبر کی نہ دیکھی شادی مرے پالے ہوئے دلبر کی نہ دیکھی
بھولی مری مشکل ہمشیر کی نہ دیکھی (۱۴) اک سالگرہ بھی علی اصغر کی نہ دیکھی
پیکاں کا اسے زخم ملا اس کو ستاں کا
بچے کی یہ شادی ہوئی یہ بیاہ جواں کا

بھیا ترے گلگوں کفنی پر میں تصدق ماں جائے تری بے وطنی پر میں تصدق
شبیر تری طبع غنی پر میں تصدق (۱۵) مظلوم تری کم سخنی پر میں تصدق
مظلومی سے تلوار پکڑنے کے میں واری
خنجر کے تلے پاؤں رگڑنے کے میں واری

www.emarsiya.com

اب آپ مرے پردے کا چارا نہیں کرتے اب ہاتھ سے چھڑنے کا اشارا نہیں کرتے
مقبول سخن کوئی ہمارا نہیں کرتے (۱۶) یوں بہنوں سے ماں جائے کنارا نہیں کرتے
کیوں بھائی یہ کیا کر گئے بن ماں کے جتن سے
جنگل میں مجھے چھوڑ دیا لا کے وطن سے

بے رحم کھڑے ہنستے ہیں مجھ خستہ جگر پر یہ خوں بھرا دامن ہے اوڑھنا دو رہے سر پر
لو فوج نے بلوہ کیا سادات کے گھر پر (۱۷) لو آگ بھی خندق سے عدو لے گئے در پر
تیار عمر گھر کے جلانے کو کھڑا ہے
اور خیمے میں بیمار مرا بے ہوش پڑا ہے

یہ سن کے روئی مادر شبیر باوفا اور کربلا کی سمت گئے شاہ کربلا
بس اے دبیر ختم کر خدا سے یہ اب دعا (۱۸) خون حسین پیاس کا دیتا ہوں واسطہ
روز جزا جہاں میں مری آبرو رہے
روزہ و نماز کی ہم مجھے جستجو رہے

www.emarsiya.com